مہر کی ادائیگی سے پہلے عورت کو طلاق ہو جائے، کتنا مہر ملے گا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-631

تاریخ اجراء: 03 رجب المرجب 1446ھ / 04 جنوری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر مہر ادا کرنے سے پہلے عورت کو طلاق ہو گئی، تو کیا عورت اپنا مہر لے گی یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عورت کا مہر تو محض عقد نکاح سے ہی واجب ہو جاتا ہے، البتہ طلاق ہونے کی صورت میں کب عورت پورا مہر لے گی اور کب آدھا مہر لے گی؟ اس میں کچھ تفصیل ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

(۱) اگر عورت کا مہر مقرر تھا اور میاں بیوی کے درمیان ہمبستری یا خلوت صحیحہ ہو جانے کے بعد عورت کو طلاق ہوئی، تو عورت کو پورا مقرر شدہ مہر ملے گا۔

(۲) اگر مہر مقرر تھا اور میاں بیوی کے درمیان ہمبستری یا خلوت صحیحہ ہو جانے سے پہلے ہی عورت کو طلاق ہو گئی، تو عورت کو آدھا مہر ملے گا، ہاں شوہر زیادہ دینا چاہے، تو اس کی مرضی ہے۔

(۳) اگر عورت کا مہر مقرر نہ ہوا تھا، تو اگر میاں بیوی کے درمیان ہمبستری یا خلوت صحیحہ ہو جانے کے بعد طلاق ہوئی، تو عورت کو مہر مثل ملے گا۔ مہرِ مثل سے مراد عورت کے والد کی طرف سے خاندان کی اُس جیسی عورتوں کا جو مہر مقرر ہوا ہو، جیسے عورت کی بہن، پھوپھی، چچا کی بیٹی وغیرہا کا مہر۔ اور اگر اس صورت میں میاں بیوی کے درمیان ہمبستری یا خلوت صحیحہ ہو جانے سے پہلے ہی عورت کو طلاق ہو گئی ہو، تو عورت کو مخصوص سامان دیا جائے گا (یعنی ایک عدد سوٹ پیس، جس میں قمیص، شلوار اور دوپٹہ شامل ہو گا) یا اُس کی قیمت دی جائے گی۔

خلوتِ صحیحہ سے مراد یہ ہے کہ میاں بیوی ایک مکان میں اس طرح جمع ہوں کہ اگر وہ میاں بیوی والے تعلقات قائم کرنا چاہیں، تو ہمبستری میں حسی، شرعی اور طبعی رکاوٹوں میں سے کوئی رکاوٹ نہ پائی جائے، ایسی خلوت ہمبستری کے حکم میں ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:"والمهر يتأكد بأحد معان ثلاثة: الدخول، والخلوة الصحيحة، وموت أحد الزوجين سواء كان مسمى أو مهر المثل حتى لا يسقط منه شيء بعد ذلك إلا بالإبراء من صاحب الحق، كذا في البدائع، وإن تزوجها ولم يسم لها مهرا أو تزوجها على أن لا مهر لها فلها مهر مثلها إن دخل بها أو مات عنها، وكذا إذا ماتت هي فإن طلقها قبل الدخول والخلوة فلها المتعة"ترجمہ: اور مہر تو وہ تین چیزوں سے مؤکد (پختہ) ہو جاتا ہے، دخول (ہمبستری)، خلوت صحیحہ، اور میاں بیوی میں سے کسی ایک کی موت، چاہے مہر مسمیٰ ہو یا مہر مثل، یہاں تک کہ اس کے بعد مہر کو کوئی چیز ساقط نہیں کر سکتی، سوائے صاحب حق کے خود دستبردار ہو جانے کے، یونہی بدائع الصنائع میں ہے۔ اور اگر نکاح کیا اور مہر مقرر نہ کیا، یا اس شرط پر نکاح کیا کہ اس کے لیے مہر نہیں، تو عورت کے لے مہر مثل ہو گا جبکہ ہمبستری ہو جائے یا شوہر وفات پا جائے، اسی طرح جب عورت وفات پا جائے، اور اگر ہمبستری یا خلوت سے پہلے طلاق دیدی تو عورت کے لیے ہو گا۔ (الفتاوی الهندیہ، جلد1، صفحہ 304-305، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں:"خلوتِ صحیحہ وجوبِ مہر کی شرط نہیں، وجوبِ مہر تو عقدِ نکاح سے ہوتا ہے، ہاں خلوت سے مہر متاکد (پختہ) ہو جاتا ہے بایں معنی کہ اگر پیش از وطی وخلوتِ صحیحہ طلاق دیتا تو نصف مہر لازم آتا، اب کہ خلوت واقع ہو گئی کُل لازم آئے گا۔" (فتاوٰی رضویہ، جلد12، صفحہ 143، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے:"وطی یا خلوت صحیحہ یا دونوں میں سے کسی کی موت ہو ان سب سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے کہ جو مہر ہے اب اس میں کمی نہیں ہو سکتی۔۔۔ اگر مہر مؤکد نہ ہوا تھا اور شوہر نے طلاق دے دی تو نصف واجب ہو گا۔" (بہارِ شریعت، جلد2، حصہ7، صفحہ 65، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے:"نکاح میں مہر کا ذکر ہی نہ ہوا، یا مہر کی نفی کر دی کہ بلا مہر نکاح کیا تو نکاح ہو جائے گا اور اگر خلوتِ صحیحہ ہو گئی یا دونوں سے کوئی مر گیا تو مہر مثل واجب ہے بشرطیکہ بعد عقد آپس میں کوئی مہر طے نہ پا گیا ہو اور اگر طے ہو چکا تو وہی طے شدہ ہے۔ یوہیں اگر قاضی نے مقرر کر دیا تو جو مقرر کر دیا وہ ہے اور ان دونوں صورتوں میں

مہر جس چیز سے مؤکد ہوتا ہے، مؤکد ہو جائے گا اور مؤکد نہ ہوا بلکہ خلوتِ صحیحہ سے پہلے طلاق ہو گئی، تو ان دونوں صورتوں میں بھی ایک جوڑا کپڑا واجب ہے یعنی کرتہ، پاجامہ، دوپٹا جس کی قیمت نصف مہر مثل سے زیادہ نہ ہو اور زیادہ ہو تو مہر مثل کا نصف دیا جائے۔۔۔ جوڑے کی جگہ اگر قیمت دیدے، تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور عورت قبول کرنے پر مجبور کی جائے گی۔" (بہارِ شریعت، جلد2، حصہ7، صفحہ66-67، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہارِ شریعت میں ہی ہے: "خلوتِ صحیحہ یہ ہے کہ زوج زوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع جماع نہ ہو، یہ خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے اور موانع تین ہیں: (1) حسّی (2) شرعی (3) طبعی۔" (بہارِ شریعت، جلد2، حصہ7، صفحہ 68، کتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net